رجسٹرڈ ایل نمبر

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اکیلا اخبار

نور

[illegible]

[illegible]

۲۰ فروری ۱۹۲۴ء

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ؎
" ششماہی " " ۱۲/
" سالانہ امراء سے ۱۲/
" ممالک غیر سے
۵ شلنگ

مقاصد

۱۔ اسلام کی خوبیاں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب باطلہ کی حقیقت ظاہر کرنا
۲۔ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔
۳۔ دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔
۴۔ راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنا۔

جلد ۱۷ | ایڈیٹر: شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وِدوان برہمچاری | نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی

یکدم دس تولہ کا آرڈر

جناب شیخ حیدر علی صاحب سٹر یس سٹلمنٹ سے لکھتے ہیں: ۔ کہ آپ کا موتی سرمہ ملا۔ جن لوگوں نے استعمال کیا بے حد تعریف کرتے ہیں۔ لہٰذا دس تولہ اور موتی سرمہ فی الفور بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے!!

آج ایک دنیا مانتی ہے۔ کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو ایک دفعہ اسے منگواتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے اس کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ؏ پانچ تولہ پر محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن رجسٹرڈ

دوائی کھانے سے قبل ترازو میں اپنا وزن کر لیں

یہ دوا کیا ہے۔ گویا حیات انسانی کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ اس کا استعمال کمزور کو زور آور اور زور آور کو تنومند بنانے اور تنومند کو بفضل خدا ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کو کھولنے۔ حافظہ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ دل و دماغ کو تقویت دینے۔ پٹھوں کو مضبوط بنانے۔ اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ اور طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے۔ اعضائے رئیسہ شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے۔ گئی ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت کرنے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ دوا کیا ہے گویا حیات انسانی کے لئے ایک نادر اور قابلقدر تحفہ ہے۔ دل میں نئی امنگ۔ و اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اس دوا ہی کا کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری دور کرنیکے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

[illegible] محمد یوسف [illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] نور بلڈنگ قادیان [illegible]

× دو روپے آٹھ آنے۔

رسول خدا صلعم کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اغیار کی رائیں

(منقول از کریسنٹ)

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
ان کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ہمارے دل سے ایک آہ نکلتی ہے۔ جس وقت ہم اس کملی والے سرکار کے حالات پڑھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیائے اسلام کے بادشاہ ہوئے۔ مگر عالیشان محل کی بجائے جھونپڑیوں میں قیام فرماتے رہے۔ آپ جو چاہتے کر سکتے مگر کبھی عمدہ لباس زیب تن نہیں فرمایا۔ آپ رسول خدا اور شہنشاہ اسلام تھے۔ مگر تخت پر نہ بیٹھے اور روئی کا گدیلہ بھی پسند نہ فرمایا۔ فرش پر بیٹھتے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آتے۔ رات کو اندھیرے میں بسا اوقات چراغ تک نہ ہوتا۔ جو کچھ آیا مسکینوں یتیموں اور اسلام کے لئے وقف کر دیا۔ آج غیر مسلم عیسائی، ہندو، سکھ نیک رائے اصحاب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں رطب اللسان ہیں۔ لہذا آج ہم ان بزرگوں کی تحریریں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ہز ایکسیلنسی مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر سی۔ آئی۔ ای رسول خدا صلعم کی شان میں فرماتے ہیں۔

محمدؐ پہ دل ایسا شیدا ہوا ہے ٭ ستارہ نصیبہ کا چمکا ہوا ہے
نہ ہے آپ کا کوئی ہمسر نہ ہوگا ٭ یہ دیکھا ہوا ہے یہ سمجھا ہوا ہے
مزا اس کو آتا ہے عشق نبیؐ کا ٭ وہ حبیبؐ کی نظر میں سمایا ہوا ہے
خداوند عالم ہے جسطرح واحد ٭ رسول خدا بھی تو یکتا ہوا ہے
احد اور احمد میں ہے فرق اتنا ٭ یہ بندہ ہوا ہے وہ مولا ہوا ہے
مجھے کوئی کافر کہے یا مسلماں ٭ کہے جس کے جو جی میں آیا ہوا ہے
موحد ہوں عارف ہوں صوفی ہوں کیا ٭ میری حال پر فضل مولا ہوا ہے
فقط نعت گوئی سے اے شاد نعت گو ٭ یہ عزت ملی ہے یہ رتبہ ہوا ہے

اسی طرح آپ نے بہت نعتیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھی ہیں۔ جن میں سے ایک شعر یہ بھی ہے ؎

بلوائیں مجھے شاد جو سلطان مدینہ
جاتے ہی میں ہو جاؤں گا قربان مدینہ

اسی طرح سے پنڈت دلورام کوثری نے بھی رسول خدا کے متعلق آپ کی شان میں بہت سی نعتیں لکھی ہیں۔ جن میں کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

نرا کوثری رہتا ہے ہندوؤں میں
ہے ظلمت میں آب بقا یا محمدؐ

بابا گورو نانک صاحب نے اپنے گورو گرنتھ صاحب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سے اشلوک لکھے ہیں۔ جن میں سے ایک یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"باجھ محمدؐ بھگت اجائیں"

یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر عبادت ضائع ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے۔

پہلا نام خدا دا دوجا نام رسول
تیجا کلمہ پڑھ لے نانکا جو درگاہی پویں قبول

(افسوس کہ یہ اشلوک نہ تو جنم ساکھی میں ہے اور نہ گرنتھ میں معلوم نہیں مضمون نویس صاحب نے کہاں سے لئے۔ نور)

مہاتما ستیہ دہاری جی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھتے ہیں:۔

"پیشوائے دین اسلام محمدؐ صلعم کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے۔ اور تقریباً آنحضرت صلعم کی ہر ایک حیثیت دنیا کے لئے سبق آموز ہے۔ بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ۔ اور سمجھنے والا دماغ۔ اور محسوس کرنے والا دل ہو"۔

(کتاب بحر نبوت مصنفہ ستیہ دہاری مطبوعہ جنوری ۱۹۲۲ء)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک پادری کا بیان :۔

"اگر ان کی تعلیم پر انصاف و ایمانداری سے تنقیدی نظر ڈالی جائے تو یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ مرسل اور مامور من اللہ تھے"۔

(انگلستان کے مشہور پادری ریورنڈ میکیونیل)

"ایک جرمن مسیحی کی رائے پیغمبر اسلامؐ کی نسبت منشیات و مسکرات کو حرام قرار دینا حضرت محمد صلعم کا وہ زبردست احسان ہے۔ جس کے بار گراں سے نسل انسانی کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ اقوام یورپ کو تو اس بارے میں مسلمانوں پر حسد کرنا لازم ہے۔ اس لئے اسلامی اصول اور تعلیم کی برتری فضیلت منزلت اظہر من الشمس ہے اسلام کامل مذہب ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم بالکل خالص ہے۔ آہ! اگر اسلامی تعلیم دنیا میں جلوہ فگن نہ ہوتی تو ہماری کیا کیفیت ہوتی۔ احسانمندی کی رو سے دنیا پر واجب ہے کہ دنیا پر آپ نے تہذیب و تمدن کا جو حیرت انگیز اثر ڈالا ہے۔ اس کو کبھی فراموش نہ کریں"!

(جرمنی کا مشہور علامہ جواکیم دی بوالف)

ایک مسیحی پروفیسر صاحب رسول خدا کی شان میں فرماتے ہیں:۔

"اگر پوچھا جائے افریقہ بلکہ کل دنیا کی مسیحی دنیا نے زیادہ فائدہ پہنچایا۔ یا اسلام نے۔ آہ! اگر محمد صلعم کو قریش ہجرت سے پہلے خدانخواستہ شہید کر ڈالتے تو مشرق و مغرب دونوں ناقص رہ جاتے۔ اگر آپ نہ آتے تو دنیا کے ظلم بڑھتے بڑھتے اسے تباہ کر دیتے۔ اگر آپ نہ آتے تو یورپ کے تاریک زمانے دو چند بلکہ سہ چند تاریک ہو جاتے اگر آپ نہ آتے تو انسان ریگستان میں پڑے بھٹکتے پھرتے ہیں میں کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ نہایت اعلیٰ درجہ کے فلاسفر اور سائنس داں اور فضلائے عصر عالی دماغ اور عیسائی ایک دن بالاتفاق تصدیق کریں گے۔ کہ بلاشک حضرت محمد صاحب خدا کے رسول ہیں"۔

(پروفیسر باسورتھ سمتھ کی مشہور کتاب محمد اینڈ محمدازم)

ایک برہمو سماجی حضرت محمدؐ صاحب کی نسبت فرماتے ہیں:۔

"وہ آنحضرت کی ذات سے جو جو فیض دنیا کو پہنچے ان کے لئے صرف عرب نہیں بلکہ تمام دنیا کو شکر گذار ہونا چاہیئے کون کونسی تکالیف ہیں جو اس بزرگ نے نسل انسانی کے لئے اپنے اوپر برداشت نہیں کیں اور کیا کیا مصیبتیں اس کام میں اس کو اٹھانی نہیں پڑیں۔ اور تنگدل و متعصب ایسے بزرگ کی نسبت کچھ ہی کہیں لیکن جو انصاف پسند اور کشادہ دل ہیں وہ کبھی حضرت محمد صلعم کی بے بہا خدمات کو جو نسل انسانی کی بہبودی کے لئے بجا لائے بھلا کر احسان فراموش نہیں ہو سکتے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ پرلے درجے کے تنگدل اور

حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور

نماز۔ روزہ کی پابندی

ایک سکھ صاحب لکھتے ہیں کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اس شلوک سے:-

روزہ نماز بندگی اور ریاضت سار
ترک عمل بیکا سب راہ طریقت جھار

سے نماز روزہ کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ معترض صاحب نے تدبر و غور سے کام نہیں لیا اگر وہ ذرا بھی غور سے کام لیتے تو اس سے نماز روزہ کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔ اس شلوک کا صاف مطلب یہی ہے کہ روزہ۔ نماز بندگی اور ریاضت کو اختیار کرو بر خلاف اس کے جس قدر بے فائدہ عمل ہیں۔ ان سب کو ترک کرکے راہ طریقت میں قدم مارو۔ اب اس سے نماز و روزہ کی نفی نہیں بلکہ تاکید ثابت ہوتی ہے۔ اور جب ہم سری گورو نانک دیوجی مہاراج کے دوسرے اقوال اور شلوکوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو پھر یہ معاملہ قطعی صاف ہو جاتا ہے۔ سکھ صاحبان کے نزدیک سری گورو گرنتھ صاحب آدی ایک ایسی معتبر کتاب ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید اور ہندوؤں کے نزدیک وید مقدس۔ اس معتبر کتاب کے سری راگ محلہ پہلا میں سری گورو نانک دیوجی مہاراج فرماتے ہیں:-

عیب تن چکڑ دیکھ من مینڈکو
کمل کی سار نہیں مول پائی
بھونرا استاد نت بھاکھیا بولے
کیوں بوجھے جاں نہ بجھائی
آکھن سننا پون کی بانی ایہہ من رتا مایا
خصم کی ندر دلہ پسندے جنہیں اک کر دھیایا

تیہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی

اے انسان تیرے عیب بمنزلہ کیچڑ کے ہیں اور تمہارا دل مینڈک کی طرح ہے۔ جو اس عیبوں کے کیچڑ میں لت پت ہو رہا ہے۔ حالانکہ اس کیچڑ میں لت پت ہونیوالا مینڈک کے سر پر پانی کے اوپر کنول کا پھول کھل رہا ہے اور استاد روپی بھونرا اس کنول پھول پر آوازیں دے رہا ہے۔ کہ اے کیچڑ میں لت پت ہونیوالے مینڈک ذرا اس کیچڑ کو چھوڑ کر اوپر آ کر تو دیکھ کہ تیرے سر پر کیسا خوشبودار کنول کا پھول ہے۔ مگر تو اس بدبودار کیچڑ میں ہی پڑا بھٹک رہا ہے۔

ہاں یاد رکھو کہ اس کنول کے پھول کی خوشبو سے وہی لوگ مستفیض ہو سکتے ہیں۔ جن کی دستگیری خود اللہ تعالیٰ آپ فرماتا ہے۔ اور جن کی دستگیری وہ آپ فرماتا ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ کے مقرب اور مقبول ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے مقبولوں کی کیا علامتیں ہیں وہ تیس روزے رکھتے اور پانچ وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ کیا اب اس صریح اور بین اقوال کی موجودگی میں ایک بے تعصب شخص کو یہ کہنے کا حوصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ سری گورو نانک دیوجی مہاراج نماز اور روزہ کے قائل نہ تھے۔ ان اقوال پر سکھ صاحبان کو نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ان کے گورو اعظم کے اقوال ہیں اور ایک سکھ یا مرید کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے گورو یا ہادی کے اقوال کو نہ صرف غور سے ہی بلکہ اس پر عمل کرے میں سمجھتا ہوں کہ صدیوں کی فراموشی اور نواحقین کے تعلقات بلاشبہ آہنی زنجیروں سے بھی زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ دنیا چند روزہ ہے یہاں کے فانی تعلقات اور فانی سامان یہاں ہی دھرے رہ جائیں گے۔ ساتھ جانے والی گورو کی ہدایت ہو سکتی ہے۔ سکھ دوستو آپ ذرا ٹھنڈے دل سے ان اقوال پر غور کرو۔ اور وہی راہ اختیار کرو۔ جو آپ کے سچے ہادی سری گورو نانک دیوجی مہاراج نے آپ کے لئے بتلائی ہے۔ پھر سری گرنتھ صاحب کا یہ شلوک بھی قابل غور ہے:- سری راگ محلہ پہلا

پنجے وقت نماز گذاریں پڑھو کتیب قران

نانک آکھے گور سیں رہیو پینا کھانا

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں اے غافل پانچ وقت کی نمازیں باقاعدہ ادا کر اور قرآن کریم کو غور سے پڑھ یعنی اس پر عمل کر۔ کیا غافل تجھے یہ معلوم نہیں کہ قبر ہر وقت تجھے بلا رہی ہے۔ اور یہاں کا کھانا اور پینا یہاں ہی پڑا کا پڑا رہ جائے گا۔ مطلب یہ کہ سنساری پدارتھ یعنی دنیوی لذات اور تعلقات ایک عارضی اشیاء ہیں۔ وہ سب اس دنیا میں ہی رہ جائیں گی۔ اور اس عمر کا کوئی بھروسہ نہیں۔ کیونکہ انسان ہر وقت موت کے چنگل میں ہے۔

لہذا اے غافل ان دنیوی بندھنوں کو ترک کرکے جلد از جلد نمازوں کی پابندی اور قرآن مجید کی ہدایت پر عمل کر ورنہ یاد رکھ موت ہر وقت تمہیں آوازیں دے رہی ہے۔ پیارے سکھ دوستو! حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شلوک جس طرف رہنمائی کرتا ہے۔ کیا وہ کوئی پوشیدہ امر ہے۔ خدا آپ کو توفیق دے۔ تاکہ آپ اپنے گورو کے احکام اور ارشاد مبارک پر عمل کرکے دین و دنیا میں ان کی نیک دعائیں حاصل کر سکیں۔

پھر بھائی گیان سنگھ صاحب گیانی آنجہانی جو سکھوں میں ایک معتبر مورخ مانے جاتے ہیں اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے جن کی حیات و تصانیف کے لئے ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ وقف کیا تھا۔ وہ اپنی تاریخ گورو خالصہ کے اول حصہ کے صفحہ ۵۵ پر یہ شلوک لکھتے ہیں۔

جمع کر نام دی پنج نماز گذار
باجھوں نام خدائے دے ہوئیں بہت خوار

اور اس شلوک کو وہ سری گورو نانک دیوجی مہاراج کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس شلوک کا ٹیکہ ہے۔ اے خاص سب بے پرواہ شخص خداوند تعالیٰ کے نام کی جمع کر بے مقدار امر یا کسی اور کلمہ کے کہنے سے نہیں بلکہ پانچوں وقت کی باقاعدہ نمازیں ادا کرنے سے کیونکہ بدوں پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی کے دین و دنیا میں ذلت اور خواری ہی ہے۔ اے سری گورو نانک کو اپنا ہادی اور گورو سمجھنے والو خدارا آپ اپنے گورو کے اس شلوک پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرو اور اس پر عمل کرکے اپنے گورو اعظم کی نیک دعائیں لیکر دین و دنیا کی سرخروئی کے وارث بنو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ضروری اطلاع

جنکا چندہ اخیر فروری تک ختم ہے۔ ۴ فروری کو ان سب کے نام وی پی کئے گئے ہیں۔ مجھے توی امید رکھنی چاہیئے کہ اس آڑے وقت میں ہر ایک دوست نور کا وی پی وصول فرماکر خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقعہ دیگا۔ ہاں اگر کسی دوست کو کسی وجہ سے وی پی کے وصول کرنے میں کوئی تامل ہو۔ تو وہ دس روز تک وی پی کو ڈاکخانہ میں بدامانت رکھکر اور دفتر نور سے خط وکتابت کرکے اپنا شبہ دور کر سکتے ہیں۔ ورنہ باوجود پیشتر اطلاع پانے کے پھر وی پی واپس کر دینا۔ یہ ایک اخلاقی گناہ ہے۔ جس سے بچنا چاہیئے۔ مذہبی پرچوں کی اشاعتیں پہلے ہی کم ہوتی ہیں۔ اس پر اگر دوست وی پی کی وصولی میں بے پرواہی سے کام لیں۔ تو پھر ان مشکلات کا انداز کون لگائے۔

درخواست دعا

دوست کیپٹن ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب و حافظ مولوی عبد العلی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد و جناب اخونزادہ محمد افضل خان صاحب سب انسپکٹر پولیس ڈیرہ غازی خان و جناب میاں غلام حسین صاحب سب اوورسیر ملٹری ورکس مردان و جناب مولوی غلام رسول صاحب ریڈر جوڈیشل کمشنر صاحب بہادر پشاور کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو حسنات دارین سے فائز المرام فرمائے۔

اب آپ موتی سرمہ بذریعہ تار منگوایا کریں

موتی سرمہ رجسٹرڈ نے تھوڑے ہی دنوں میں جو قبولیت اور شہرت حاصل کی ہے۔ وہ اس سے صاف عیاں ہے کہ جو ایک دفعہ منگواتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے فریفتہ ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر اور حکما لوگ بوقت ضرورت بذریعہ تار منگوایا کرتے ہیں۔ کیونکہ اب خدا کے فضل سے قادیان میں بھی تار جاری ہو گئی ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو اس مقبول عام سرمہ کی جلد ضرورت ہو۔ وہ بذریعہ تار طلب فرما سکتے ہیں۔ قیمت ایک تولہ صرف ۴ روپیہ

پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

پچاس روپے پہنچ گئے

گذشتہ پرچہ نور میں یہ لکھا تھا۔ کہ جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب جو شروع سے نور کے ناچیز خدمات کو بہ نظر تحسین دیکھتے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ عملی اعانت سے نور کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اب آپنے "گورونانک رح کا مذہب" نامی کتاب کا گورمکھی ترجمہ کرنے کے لئے ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ اس سے دوسرے روز ہی جناب میرزا صاحب ممدوح نے پچاس روپیہ ادا فرمایا۔ اور بقیہ پچاس کے جلد ادا فرمانے کے لئے ارشاد کیا جزاک اللہ احسن الجزاء

"باوانانک کا مذہب" نامی کتاب کے گورمکھی ترجمہ کے لئے کم از کم پانصد روپیہ خرچ آئے گا۔ اس کے لئے چار صد روپیہ کی اور ضرورت ہے اور جب تک بقیہ روپے کا انتظام نہ ہو جائے۔ میں کوئی عملی قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ آگے میں محض قوم کے بھروسہ پر کافی سے بڑھکر نقصان کا زیر بار ہو چکا ہوں۔

اگر اشاعت اسلام پر مرٹنے والی قوم ہمت کرے تو چار صد روپیہ کا جمع ہونا کوئی مشکل امر نہیں ہے اور پھر کس کے لئے "باوانانک کا مذہب" جیسی کتاب کے ترجمہ کے لئے جس کے اردو ایڈیشن نے ہی سکھ حلقہ میں ایک خاص تہلکہ برپا کر دیا تھا۔ اور اب خود سکھ عالموں کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ اس کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ ضرور ہونا چاہیئے۔ جب اس کے اردو ایڈیشن نے یہ اثر پیدا کیا تو گورمکھی اڈیشن کیا کچھ نہیں کر سکے گا۔

کیا اشاعت اسلام کی دلدادہ قوم اس ضروری سوال پر غور کرکے کوئی عملی ثبوت مجھے دیگی۔

تنگ آمد بجنگ آمد

جن دوستوں نے باوجود پیشتر اطلاع پانے کے پھر وی پی واپس کر دیئے ان کے اسماء معہ بقایا درج ذیل ہیں۔

۱۵ میاں سراج الدین صاحب احمدی سوج گنج کوئٹہ
۱۶ میاں نور احمد صاحب موضع درویش کے گوجرانوالہ
۱۹ مہتمم صاحب دار الکتب احمدیہ ظفروال
۲۷ علام مرتضےٰ خانصاحب نائب تحصیلدار بیر عبد الرحمٰن
۲۷ میاں غلام علی صاحب مدرس سعد اللہ پور
۲۹ چوہدری سردار علی صاحب موضع لمیانوال ڈاکخانہ جمشید
۳۹ محمد خانصاحب سب انسپکٹر لائلپور
۵۵ شیخ الٰہی بخش و رحیم بخش گجرات
۵۸ جناب شاہ دین صاحب چک ۱۲ جنوبی سرگودھا
۲۳ میر دلاور علی صاحب منیجر احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی حیدرآباد

اخبار کی خریداری دل کا سودا ہے۔ کوئی زبردستی نہیں۔ مگر یہ امر قابل افسوس ہے کہ جب وی پی روانہ کرنے سے قریباً پندرہ روز قبل خریداروں کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ تو خریداروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی منشاء سے اطلاع دیدیں۔ اس سے ایک تو دفتر زیر باری سے بچے۔ اور دوسرے خریدار اپنے فرض کو ادا کریں۔ مذہبی اخبارات جن کی اشاعتیں پہلے ہی بہت محدود ہوتی ہیں۔ اول تو ناظرین کو مذہبی اخبارات کی خریداری ترک کرنے کے لئے بہت کچھ غور و احتیاط اور قربانی سے کام لینا چاہیئے۔ اور اگر کسی وجہ سے وہ خریداری ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ تو پھر انہیں وہ راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ جس سے اخبار کے فنڈ پر ناواجب بوجھ نہ پڑے ورنہ اس کا لازمی نتیجہ اخبار کی تباہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

مذکورۃ الصدر خریداروں کے نام جو بقایا جات دکھلائے گئے ہیں۔ ان دوستوں کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد ان بقایا جات کو دفتر نور میں ارسال فرماکر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

مسلمانو ہوش کرو

لالہ لاجپت رائے نے کانپور میں ہندو بھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اجلاس میں کہا کہ:۔

ہندوؤں کی دماغی قابلیت تو مسلم ہی ہے۔ شاعری میں ٹیگور، سائنس میں بوس اور طبیعات میں رائے جیسے کوئی پیدا تو کرے۔ اب ان کو صرف اپنی بہادری کے جوہر دکھانے باقی ہیں۔ "ان کو اپنے مذہب کا علمبردار ہو کر شیروں کی طرح اپنی اور اپنے مذہب کی مدافعت کرنی چاہیئے"!

مسلمانو! سمجھتے ہو کہ لالہ لاجپت رائے کا اشارہ کن کی طرف ہے۔ اور کن لوگوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے یہ تیاریاں ہو رہی ہیں

پنڈت تلک کے جانشین کیا چاہتے ہیں

پنڈت تلک آنجہانی کے جانشین مسٹر کیلکر نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی ہوسناکیاں ختم ہونے ہی کو نہیں آتیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ انگورہ سے لیکر سہارنپور تک ایک اسلامی سلطنت قائم ہو جائے پھر ان کو کوئی دوسرا مصطفےٰ کمال مل گیا۔ تو اس سے بھی آگے وہ پیر پھیلانے شروع کر دیں گے۔ افغانستان ہر وقت اس کا متمنی رہے گا۔ کہ سرحدوں سے گذر کر اسلام کی دائمی تمنا کو پورا کرے۔ لہٰذا ہندوؤں کو مستقبل کے اس عظیم الشان خطرے سے نجات حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیے"!

سچ ہے کہ وہم کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔ اب ہندوؤں کے اس وہم کا کیا علاج مگر ہندو لیڈر بھی سچے ہیں۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ جب تک ہندوؤں کو ایسی فرضی اور ڈراؤنی داستانیں گھڑ گھڑ کر سنائی جائیں تب تک سنگھٹن کی بنیاد کھڑی نہیں ہو سکتی سو اس کے لئے ہر وقت بے چارے مسلمانوں کو تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے۔

بھائی سردول سنگھ صاحب کی تان

ہندوؤں کا سنگھٹن پہلے ہی ہندوستان کے امن عامہ کے لئے کچھ کم خطرناک ثابت نہیں ہو رہا اس پر بھائی سردول سنگھ کے اس ارشاد نے کہ

ہندو قوم کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے سکھ قوم اپنی جانیں قربان کر دے گی۔ اگر ایک ہندو مدافعت میں مارا گیا تو اس کی جگہ پر چار سکھ اپنی جانیں دینگے"۔ جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔ کاش بھائی سردول سنگھ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے طرز عمل کو دیکھتے اور حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ اور چندو لعل کا واقعہ شری گورو ارجن دیو جی کے متعلق اپنے سامنے لاتے پھر گلاب سنگھ اور غنی خاں نبی خاں کا سلوک شری گورو گوبند سنگھ جی کے متعلق غور کرتے تو پھر الفاظاً اخلاقاً اور مذہباً بھائی سردول سنگھ صاحب کی ہمدردی مسلمانوں سے ہونی چاہیئے تھی۔ کیا سکھوں میں کوئی بھی ایسا دور اندیش اور منصف مزاج نہیں جو ان مذکورۃ الصدر واقعات کو مدنظر رکھکر سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کو زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

گورو گوبند سنگھ اور مسلمان

سردار دربار سنگھ صاحب ایم ایس سی "شیر پنجاب" کے خاص نمبر ۲۲ دسمبر کے پرچہ میں لکھتے ہیں کہ:۔ گورو گوبند سنگھ نے اورنگ زیب کی بباعث نیک اعمال تعریف کی ہے۔۔۔۔۔ گورو جی کے پاس مسلمانوں کی فوجیں بھی تھیں گورو جی کا مقابلہ زیادہ تر ہندو راجاؤں سے ہوا۔

اورنگ زیب کے بعد گورو جی نے محمد شاہ کی مدد کی اور اس کو گدی پر بٹھایا۔ گورو جی کے لخت جگر کو ہندو نے پکڑوایا۔ اور ہندوؤں نے سزا کے لئے رائے اور مشورے دیئے۔

کیا ان مندرجہ بالا واقعات کو مدنظر رکھکر سکھ صاحبان ذرا اپنی موجودہ حالت پر تبصرہ کریں گے۔ کہ از روئے انصاف ان کی ہمدردی اور دوستی کن لوگوں سے ہونی چاہیئے۔ مگر ہو کس سے رہی ہے۔ سکھ صاحبان ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

پھر اذان کی مخالفت کیوں

"شیر پنجاب" اپنے ۲۲۔ دسمبر کے اشو میں لکھتا ہے کہ:۔

"گورو جی مہاراج کی تعلیم کا لب لباب یہ ہے کہ مندر اور مسجد ایک ہی ہے۔ اور پوجا و نماز میں کوئی فرق نہیں"!

صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ شری گرنتھ صاحب میں یہ بھی تعلیم ہے۔

"بے نماز اکتیا ایہہ نہ بھلی ریت"

یعنی بے نماز تو کتے کی مانند ہے اور اس کا یہ طریق بہت برا۔ ان حالات کی موجودگی میں سکھوں کا اذان کی مخالفت کرنا کہاں تک زیبا ہے۔ کیا وہ اس مخالفت میں اپنے گورو کے ارشاد کی صریح خلاف ورزی تو نہیں کر رہے۔

مسلمان بھی الزام سے باہر نہیں

اس میں کسی حد تک مسلمان بھی زیر الزام ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے ہمسایہ سکھ دوستوں کو گورو صاحب کی تعلیم اور اذان و نماز سے آگاہ نہ کیا۔ چند سال ہوئے۔ میں نے اذان کا گورمکھی ترجمہ کیا تھا۔ صرف یہی نہیں کہ اس پر سکھوں کے بعض موقر اخبارات نے عمدہ ریویو کئے تھے۔ بلکہ جس جس جگہ بھی وہ ترجمہ پہنچا وہاں سکھ اذان سے محبت کرنے لگ پڑے۔ اب بھی یہ ترجمہ کچھ تعداد میں موجود ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ صرف محصول ڈاک بھیجکر اس اذان کے ترجمہ کو دفتر نور سے منگوا کر اپنے سکھ ہمسایوں میں مفت تقسیم کر کے نہ صرف یہی کہ ہمسایہ قوموں کے تعلقات عمدہ بنائیں بلکہ اللہ کے حضور بھی ثواب کے مستحق ہوں۔

یہ وقت ٹھوس کام کا ہے

میرے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ غیر مذاہب سے مباحثات کا سلسلہ قطعاً بند کر دیا جائے۔ میں نے آریوں اور سکھوں سے بے شمار مباحثات کئے۔ اور خدا کے فضل سے ہر مباحثہ میں کامیابی حاصل کی۔ مگر میں تجربہ کی بنا پر نیک نیتی سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مباحثات بسا اوقات مجادلہ اور مکابرہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ اور بحث سے گذر کر بحث تو تو میں میں تک پہنچ جاتی ہے۔ اور فریقین کو اپنے خیالات کی پچ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی نے سمجھنا ہوتا ہے تو بھی نہیں سمجھتا لہٰذا یہ ناروا طریق اب قطعی ترک کر دینا چاہیئے۔ اس کی بجائے اب ٹھوس کام شروع کیا جائے۔ ٹھوس کام کے لئے ہندوستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں میدان بہت وسیع ہے۔

تبلیغی نقطہ خیال سے کام کے لئے وسیع میدان

سکھوں جیسی دلاور اور شجاع قوم ہمارے بہت قریب ہے۔ دوم اچھوت اقوام میں کام کا میدان بہت وسیع ہے۔ آج سے سولہ سال قبل جب کسی کے یہ سان وگمان میں بھی یہ تھا۔ ایڈیٹر نور نے ببانگ دہل مسلمانوں کو جگانا چاہا کہ راجپوتانہ کے برائے نام مسلم راجپوتوں اور ہندوستان کی اچھوت اقوام کی طرف فوراً توجہ کرو۔ ورنہ وہ وقت عنقریب آرہا ہے کہ میدان ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اور تمہیں ہاتھ ملنا اور سر دھننا پڑے گا۔ اس وقت تو مسلمان گہری نیند سے بیدار نہ ہوئے۔ مگر وقت آیا کہ ایڈیٹر نور کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری اتری اور مسلمانوں کو کف دست ملنی پڑی مگر افسوس کہ پھر بھی نہ سمجھے مسلمانوں اب بھی وقت ہے۔ کچھ سوچو پھر سوچو اور جلد سے جلد عملی کام شروع کر دو۔ ورنہ وہ وقت قریب آرہا ہے۔ جب ہاتھ ملکر اور سر دھن کر تمہیں یہ درد ناک کلمات کا زبان حال سے الاپ کرنا پڑے گا۔

اگلے دن پاچھے گئے ہر سے کیوں نہ ہیت
اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

زار روس کے خاندان کا حسرتناک انجام

لنڈن ۔ ۳۱ ر دسمبر۔ حکومت سوویٹ کی طرف سے ایک پمفلٹ موصول ہے کہ ۱۹۱۸ء میں زار روس کے خاندان کے قتل کئے جانے کے واقعات اب شایع ہوئے ہیں۔ اب تک صرف زار روس کو گولی سے مارے جانے کو تسلیم کیا گیا ہے۔

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ریگا لکھتا ہے کہ جو واقعات شایع کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زار روس کو ایکٹرنبرگ میں نظر بند کیا گیا تھا تو ان کی خاندان کی پوری حفاظت کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ انہیں کھڑکیوں تک آنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ مبادا کہ وہ باہر کے لوگوں سے اشاروں میں بات چیت نہ کر لیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ شہزادی تاتیانہ نے کھڑکی کے باہر دیکھا کہ سنتری نے گولی چلائی۔ اس کے بعد سے پھر شاہی خاندان نے کبھی جرأت نہیں کی۔ مرکزی حکومت کا ابتدا میں خیال تھا کہ زار کو عدالت کے روبرو پیش کیا جاوے اور ٹراٹسکی سرکار کی طرف سے پیروی کریں۔ لیکن ۱۲ جولائی کو یہ طے کیا گیا کہ بغیر مقدمہ کے زار کو گولی سے اڑا دیا جاوے۔ قابل اعتبار اشخاص کو ہدایت کی گئی کہ وہ محافظین کو اس حکم کی تعمیل میں پوری مدد دیں۔

۱۲۔ جولائی آدھی رات کو شاہی خاندان سے کہا کہ وہ کپڑا وغیرہ پہن کر نیچے آ دیں کیونکہ "گورے" مکان پر گولہ باری کرنا چاہتے ہیں۔ شاہی خاندان میں سے کسی کو یہ خیال نہ ہوا۔ کہ یہ صریح دھوکا ہے۔ لیکن یہ لوگ جب وقت نیچے آئے تو حکومت کا حکم پڑھ کر سنایا گیا۔ سب کے سب اسے سنکر ششدر رہ گئے سوائے زار کے اور کوئی کچھ نہ بولا۔ زار نے کہا "اچھا تم ہم کو کہیں نہیں لے جا رہے ہو" اس کے بعد گولیوں نے پھر کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ دیا۔ ۱۳۔ جولائی کو لاشوں کو بالکل تباہ کر دیا گیا"۔

کیا اس مذکورۃ الصدر واقعات کو مدنظر رکھکر حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی کہ

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

کسی مزید تشریح کی محتاج ہے۔

ترکی تمام شد

نوجوان ترکوں نے برسر اقتدار ہو کر (۱) خلافت کو اڑا دیا (۲) پردہ کو جواب دیا (۳) نماز سے قبل وضو کو غیر ضروری قرار دیا۔ (۴) رمضان کے روزوں سے انحراف اختیار کیا۔ (۵) ناچ گانے کو ضروری قرار دیا۔ سمرنا میں گرلز ٹریننگ سکول میں جو مصطفے کمال پاشا نے چند سوال ترکی عورتوں سے کئے ان میں سے گانے کی اہمیت کو ثابت کیا (۶) کوٹ و پتلون ہیٹ کو دینا قومی یونی فارم قرار دیا۔ صرف مذہبی پیشواؤں کو عمامہ باندھنے کی اجازت دی۔ (۷) تعداد ازدواج کی مخالفت کی۔ (۸) قدیمی قومی نشان چاند کو اڑا دیا (۹) اسلامی سالوں اور مہینوں کی جگہ فرانسیسی سال اور مہینوں کو مقرر کیا۔

یہ نہیں دہمار صاف بتلا رہے ہیں۔ کہ نوجوان ترکوں کی گاڑی کا پہیہ کس طرف جا رہا ہے۔ اسلامی عقائد اور شعائر سے بے نیاز ہو کر ترک کبھی فلاح اور بہبودی کا منہ نہیں دیکھ سکتے اسلامی شعائر کی بے حرمتی کی وجہ سے زیادہ دیر کے لئے مسلمان ان ترکوں سے آزادانہ اپنی محبت کو قایم نہیں رکھ سکتے۔ اور یورپین اقوام ترکوں کو کبھی اپنا سمجھ نہیں سکتیں خطرہ ہے۔ کہ کہیں نوجوان ترک اس مشہور ضرب المثل کے بہترین مصداق ثابت نہ ہوں۔

گئے دونوں جہاں سے پانڈے
نہ حلوہ ملا نہ مانڈے ...

دعا ہے کہ خدا نوجوان ترکوں کی رہنمائی فرمائے اور ان کا قدم جادۂ اعتدال پر قایم رہے۔ اور یہ اسلام کے بہترین خادم ثابت ہوں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ کا انتقال اور نماز جنازہ کی تاکید

یہ خبر نہایت اندوہ سے سنی جائیگی کہ قبلہ حضرت نواب صاحب موصوف کی ہمشیرہ صاحبہ جو ایک راسخ العقیدہ احمدی خاتون تھیں۔ اور کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ ۱۳۔ جنوری کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ بیرونی جماعتیں مرحومہ کا جنازہ غایب پڑھیں۔ اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب قبلہ نواب صاحب کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ گو رنج والم کے وقت صبر وغیرہ کی تلقین کرنا بہت حد تک انسانی مقتضیات کا سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ مگر ہم مسلمانوں کے لئے اللہ کریم کا یہی ارشاد کہ ہر دکھ اور مصیبت کے وقت انا اللہ مع الصابرین کی بشارت کی مرہم اپنے زخمی جگر پر لگائیں اس لئے میں پھر یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماجیوں کی ملاپ کانفرنس

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ پر ۲۰ نومبر کی صبح کو اس پارٹی کے ساتھ تعلق رکھنے والی آریہ سماجیوں کی قائمقام آریہ سماجیوں کی ایک کانفرنس سوامی سروانند جی کی صدارت میں ہوئی تھی۔ اس میں لیڈنگ آریہ سماجی صاحبان نے ایک دوسرے کے خلاف جس طرح اپنے دلوں کے پھپھولے پھوڑے۔ وہ مکمل طور پر تو پریس میں نہیں آئے۔ مگر پھر بھی اس کے جو حالات ۲۲ مگھر سمت ۸۲ کے پرکاش اور ۱۹ و ۲۶ مگھر کے آریہ گزٹ وغیرہ میں شایع ہوئے ہیں۔ وہ ان دونوں پارٹیوں کے باہمی تعلقات اور مہاشہ پارٹی کے کئی لیڈنگ شخصوں کے باہمی تعلقات پر اچھی طرح روشنی ڈالنے والے ہیں۔ ان میں سے کچھ اقتباسات نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

"یہ کانفرنس سخت ناکام رہی۔ اس کی یہ وجہ تھی کہ اس کے سامنے کوئی پروگرام نہ تھا۔ درحقیقت آریہ سماج لاہور کی انترنگ سبھا کا منشاء یہ تھا۔ کہ آریہ سماج (مہاتما پارٹی) کے اندرونی سنگھٹن پر وچار کیا جاوے۔ کسی ادہیکاری نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کو دونوں پارٹیوں کے ملاپ کی صورت دیدی۔ آریہ سماجیوں کو لکھا گیا کہ وہ پرتی ندھی سبھا چن کر بھیجیں۔ جب پرتی ندھی لاہور پہنچے۔ تو انہیں بولنے کی اجازت نہ ملی۔ جس پر انہیں واجب طور پر ناراضگی ہوئی۔" (پرکاش)

سوامی سروانند جی پردھان کی آریوں کو نصیحت

"سوامی جی نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ آج آپ نے آریہ سماج کے ملاپ … لات کا اظہار کرنا ہے۔ میں آپ سے صرف اتنا کہوں گا۔ کہ آپ اس وشے پر پریم سے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ متھرا میں دیانند شتابدی کے اوسر پر آپ نے ایک وودوت پرشید منائی تھی۔ اس وقت تو دنیا نے آپ کا تماشہ دیکھ لیا تھا۔ دیکھیں آج آپ کیا دکھاتے ہیں"

آریہ سماج کی ممبری کیلئے نیک چلنی کی شرط نہیں

لالہ کانشی رام نے کہا کہ چاروں کا اکٹھا جلسہ ملاپ نہیں کہا جا سکتا۔ ملاپ تب ہو سکتا ہے۔ جب دونوں فنڈوں کے لئے ایک ہی بورڈ ہو اور خرچ اور آمدن کا حساب کتاب ایک ہی بورڈ کے پاس ہو۔ مگر یہ ابھی نہیں ہو سکتا...... آج سے چار سال پہلے ہم نے ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ کہ کوئی آدمی سبھاسد نہ بنایا جائے۔ جب تک وہ سداچاری نہ ہو۔ مگر اس وقت مہاشہ کرشن جی نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مخالفت کی تھی۔ آخر یہ ریزولیوشن (میری کاسٹنگ ووٹ سے) پاس ہوا۔ یہ پاس ہو چکنے کے دو ہفتہ بعد میں نے خود تجویز پیش کی کہ اس ریزولیوشن کو لازمی نہ سمجھا جائے۔ بلکہ اس پر دھیان رکھا جائے۔

میں کپوت نہیں

مسٹر کرشن نے کہا کہ:- میں لالہ کانشی رام وکیل کا دھنیواد کرتا ہوں کہ آج سے دس سال پہلے وہ جو کچھ تھے۔ وہ آج نہیں ہیں۔ آج انہوں نے مہاتما پارٹی کے سدھانتوں کو ایک کلنک (دوہرے بندی کا سدھانت) قرار دیا۔ میں نے جو کچھ سیکھا ہے۔ ان ہی بزرگوں سے سیکھا ہے۔ دنیا میں مثل مشہور ہے کہ پوت کپوت ہوتے ہیں۔ مگر پتا کپتا نہیں ہوتے۔ مگر حالات اس کے بالکل الٹ ہیں۔ لالہ کانشی رام جی اپنے ہی پروگرام سے جو آج سے دس سال پیشتر آپ نے اختیار کیا ہوا تھا۔ بدل گئے ہیں مگر میں نہیں بدلا ہوں"۔ (ایضاً)

ایک شرابی لیکچرار

مجھے الہ آباد ٹمپرنس کانفرنس کا ایک واقعہ یاد آتا ہے کہ وہاں پنجاب کے ایک مہاشہ بھی تقریر کرنے لگے۔ ویدی پر کھڑے ہو گئے۔ مگر آپ شراب پیئے ہوئے تھے۔ ویدی پر ہی گر پڑے۔ جس وقت ہوش آیا تو فرمانے لگے بولو سوامی دیانند کی جے"

ایک آریہ سماج کا منتری رنڈی کے مکان پر

شری سوامی جی مہاراج بھی ابھی کالج سکشن کے ایک سماج کے جلسہ میں سے ہو کر آئے ہیں۔ اس سماج کا منتری ایک رنڈی کے مکان سے شرابی کی حالت میں پکڑا گیا۔ اسے سماج سے ابھی تک علیحدہ نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی اس کا نام سماج کے سبھاسدوں سے خارج کیا گیا۔ کیا وہ مہاشہ آریہ سماج کے لئے گورو کا باعث ہو سکتا ہے"؟ (ایضاً)

گوشت خوری کا جھگڑا

آریہ پرتی ندھی سبھا نے پراویشک سبھا کو لکھا کہ اگر اس نے ماس بھکشن کے متعلق کوئی ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ تو اس کی نقل بھیجے۔ چار چٹھیاں لکھی گئیں لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ پچھلے دنوں کشمیر میں مہاراجہ کشمیر کی وفات پر ہندوؤں کو سر منڈانے کا حکم دیا گیا۔ کالج پارٹی والوں نے سر منڈا لیا لیکن گوروکل پارٹی والوں نے سوائے چند ایک کے نہ منڈوایا۔ جنہوں نے منڈوایا بھی تھا۔ انہوں نے بعد ازاں لکھ دیا کہ ان سے غلطی ہوئی ہے۔ معافی دی جائے۔ لیکن ادہر کالج کی ہیڈ کوارٹر سے فتویٰ دیدیا گیا کہ سر منڈوانا پاپ نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مہاتما والوں سے حکام ریاست نے باز پرس کی"۔ (ایضاً)

گوشت خوری پر زور

پنڈت بال کرشن نے کہا کہ واقعی جب تک ماس جیسے ورآچار کے متعلق فیصلہ نہ ہولے۔ تب تک ملاپ نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن جو ماس پر زور دیتے ہیں ان کا عمل اس کے خلاف ہے۔ ایک وقت ایک ماس آہاری لاہور آریہ سماج (وچھووالی) کا سبھاسد تھا۔ ہم نے اس کے خلاف واویلا کیا کہ اسے سبھاسدی سے خارج کیا جائے۔ لیکن ہماری کسی نے نہ سنی اور ہم پر رشی منی وغیرہ کی پھبتیاں اڑائی گئیں"۔ (ایضاً)

پریذیڈنٹ اور سکرٹری نہایت گرے ہوئے ہیں

پنڈت جمنا داس وکیل نے کہا کہ مہاشہ کرشن کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ ایسی بات کرے۔ کیا آپ اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ میں کوئی دوش نہیں ہیں۔ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ کئی پردھان اور منتری نہایت گرے ہوئے ہیں۔ (آریہ گزٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشت خوری ویدوں میں جائز

پنڈت لوکنا تھ نے کہا کہ جب دوسرا فریق مانس کو ویدانوکول مانتا ہے۔ تو ہمیں رشی کی پیروی کرتے ہوئے اس اناچار کو روکنا چاہیئے۔ میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جب سے لوگوں نے زبان کے مزے کے بس میں ہو کر مانس کھاتے ہوئے۔ آریہ سماج روپی گائے پر چھری چلائی ہے تب سے ہی دوسرے پاپوں پہ اعتراض کم ہو گیا ہے۔ یہ کونسی دلیل ہے کہ چونکہ تم سگریٹ پیتے ہو اور اسے وید انوکول نہیں مانتے۔ تو دوسرے لوگوں کے ساتھ جو مانس نہیں کھاتے ہیں اور اسے ویدانوکول سمجھتے ہیں ملاپ کیا جائے؟ ایسے ملاپ سے تباہی ہوگی" (پرکاش)

گائے کے گوشت کی تردید نہیں کی گئی

لالہ گنگا رام شملہ نواسی نے کہا کہ:۔ "آریہ سماج کے ایک دل نے مانس کھا کر ایک نئی کمیونٹی پیدا کر دی ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے لکھا ہے کہ آریہ سماجی گئو مانس بھکشن کرتے ہیں۔ مگر کیا کوئی آریہ سماجی ایسا نکلا ہے جس نے خم ٹھونک کر اس کی تردید کی ہو؟ آپ کو کیا معلوم کہ مانس کس چیز کا ہے؟ میں نے اس قسم کا ایک ریزولیوشن پیش کرنا چاہا کہ آریہ سماج کو سرزنش کی جائے۔ کیونکہ اس نے پرتی ندھی سبھا کے آئین کی خلاف ورزی کی ہے جو آریہ سماج لاہور اور دوسری آریہ سماجوں نے ملکر بنایا ہے۔ ۔۔۔۔۔ ملاپ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر اس وقت تک نہیں ہوگا۔ جب تک کہ آریہ پرتی ندھی پرادیشک سبھا یہ اعلان نہیں کر دیگی کہ مانس کھانا وید ورودھ ہے" (ایضاً)

"شملہ آریہ سماج میں چار سبھاسد مانس کھانے تھے جب ان کو نکالا گیا تو کالج ودھیاگ کی سماج نے ان کو لے لیا۔ اس لئے ہم کبھی ملاپ کرنے کو تیار نہیں۔ جب تک مانس کا فیصلہ نہ ہولے" (آریہ گزٹ)

مُردوں سے محبت اور زندوں سے دشمنی

لالہ چرنداس وکیل سیالکوٹی نے کہا کہ "ویر رام چند جموں کے علاقہ میں شہید ہوا ہے۔ اس کے جیتے جی آریہ پرتی ندھی سبھا اس کے برخلاف تھی۔ لیکن اس کے مرجانے پر اس کے نام سے روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے فنڈ کھول دیا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کے جیتے جی کیوں اس کو دراچاری کے لفظوں سے پکارا گیا۔ اور اب اس کے نام سے فنڈ کھول دیا۔ جب اس کے ساتھی زخمی ہوئے۔ تو جموں آریہ سماج میں پناہ لینے کے لئے آئے۔ تو ان کو پناہ تک نہ دی گئی۔ مگر جموں سماج کا پلیٹ فارم یہ کہانی سنانے کے لئے بند تھا" (آریہ گزٹ)

اس بارے میں لالہ چرنداس صاحب کی جو چٹھی ۱۵ دسمبر کے ملاپ میں شائع ہوئی ہے۔ اور اس میں کئی واقعات کے علاوہ ایک یہ واقعہ بھی درج ہے۔ کہ جب ایک لیڈنگ آریہ سماجی صاحب پر وہاں کی آ گیا سے بولنے کھڑے ہوئے تب مہاتما پارٹی کے سیوا سدن کے ایک لائف ممبر نے بلا اجازت کھڑے ہو کر زور سے کہا کہ "یہ مہاشہ ویدی پر نہیں آ سکتے۔ کیونکہ انہوں نے گنواری لڑکی سے دوسرا یا تیسرا وواہ کیا ہے"

ایک لیڈر سماجی لڑکا اور ہرن کا شکار

ایک اور مہاشہ نے جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا کہا کہ:۔ آریہ سماج کوٹلی نے اس وجہ سے کالج پارٹی کے ساتھ اپنا سمبندھ توڑ لیا ہے کہ کالج پارٹی کے ایک لیڈر کے لڑکے نے وہاں جا کر شکار کیا اور ہرن وغیرہ مارے تھے۔ ان کے اپدیشک مانس کے حق میں اپدیش دیتے ہیں۔ میرا اور سنت منگل داس کا لیکچر بند کر دیا تھا۔ کیونکہ ہم مانس کے خلاف بولتے تھے" (پرکاش)

دونوں پارٹیاں گوشت خور ہیں

سوامی سروداننند پر وہاں نے کانفرنس کی آخری تقریر میں کہا کہ:۔ "مانس کھانے کے الزام میں میں سمجھتا ہوں کہ اگر زیادہ سے زیادہ ۲۵ کالج پارٹی میں ہیں۔ تو کم از کم ۱۲ اس پارٹی میں بھی ہیں۔ ۔۔۔۔ آپ چار دن بھی اکٹھے نہیں بیٹھ سکتے اگر کہیں ایک سماج پر اکٹھے ہو جایا کرو۔ تو لڑ کر نہ آیا کرو صبح اور شام میں کتنا فرق ہے۔ لیکن پھر بھی ایک موقعہ پر دو دن ایسا ہوا کرتا ہے جبکہ وہ مل جایا کرتے ہیں۔

مگر آپ تو ایک جگہ پر دو گھنٹے بھی نہیں گذار سکتے۔ تو بھلا میل ملاپ کیسے ہو؟ ؎

جب تک نہ ہوگا پریم کا میل
بنا میل کے ہے سب بچوں کا کھیل

سرگودھا سماج پر دونوں بھائیوں کے اپدیشک اکٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر میں بھی گیا ہوا تھا۔ وہاں پر بھی آپ کی آپس میں نہ بن سکی ۔۔۔۔۔۔ پشاور کے جلسہ میں پر وہاں گوروکل کانگڑی نے مجھے کہا تھا کہ ہماری عورتیں مانس کھاتی ہیں۔ ان کو سمجھاؤ۔ اس لئے اب ان باتوں کو چھوڑ دو اور ملاپ کر لو" (آریہ گزٹ)

"آپ جیسی مہند سوسائیٹیوں کا یہ نظارہ پیش کرنا جیسا کہ آپ نے کیا ہے بحث افسوس ناک ہے۔ ہم تو سنیاسی ہیں ہمیں کیا۔ ملاپ سے فائدہ ہوگا تو آپ کو اور نقصان ہوگا تو آپ کو۔ جن افراد یا جاتیوں نے سنگھٹن کا گورو نہیں سمجھا وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتیں۔ آپ آئے تو تھے مرہم لگانے کے لئے۔ لیکن الٹا آپ نے زخم کو ناسور بنا دیا ہے۔ اتفاق نہیں ہوتا تو نہیں سہی۔ محبت سے باتیں تو کر جاؤ ۔۔۔۔ جے چند اور پرتھوی راج کے قصہ کیوں سناتے ہو وہی کام تو تم خود کر رہے ہو۔ مجھے تو اس ملاپ کی تحریک سے ایک وہم سا پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یک نہ شد دو شد بلکہ سہ شد کا معاملہ ہوگا ۔۔۔۔۔ جب آپ ایک گھنٹہ مل کر نہیں بیٹھ سکتے۔ تو ملاپ کیسے ہو سکتا ہے۔ (پرکاش)

ایک بوڑھے شخص پر آریہ سماج کے نمونہ کا اثر

ایک بوڑھے شخص پر اس کانفرنس کا جو اثر ہوا اسے ایڈیٹر صاحب پرکاش نے ۲۹ دسمبر کے اخبار پرکاش میں ان الفاظ میں درج کیا ہے۔

"ایک دو سال اور ملاپ کانفرنس کی گئی۔ تو آریہ سماج لاہور اس کے ساتھ ہی بیٹھ جائیگا۔ یہ ملاپ کانفرنس کیا ہے؟ آریہ سماج کو لوگوں کی نظروں میں گرانے کا ایک ڈھنگ ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ایک مہاشہ اپنے بردھ پتا کو بڑے شوق سے جلسہ میں لائے۔ انہوں نے اس سے پہلے کبھی آریہ سماج کا جلسہ نہ دیکھا تھا جلسہ

آریہ سماج کا خدا

اور نیشنل کانگرس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غور کیجئے ویدک ایشور نے دنیا میں خاک بھی پیدا نہیں کیا۔ مادہ اور ارواح سب سے پہلے سے موجود ہیں۔ جو اتفاقیہ اس کو مل گئیں۔ اور جن کے سہارے سے اس کی خدائی کا بازار گرم ہے۔ اگر اتفاق سے روح محدود اور ذرات موجودہ اس کو نہ ملتے تو وہ خاک بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ کے لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھا رہتا۔ خیال کرو۔ وہ خدا ایسا ہی ناکارہ ہو گیا۔ کہ ایک ذرے یا ایک جان کے پیدا کرنے کی بھی قوت نہیں رکھتا۔ جو کچھ موجود ہے پہلے سے ہی موجود ہے۔ وہ ذرات اور روح میں سے کسی چیز کا خالق مبدع اور علت العلل نہیں۔ اس کی بادشاہی کسی جابر راجہ کی طرح ہے۔ جو میدان کو خالی پاکر زبردستی راجہ آن بنا۔ اور ملک پر قبضہ جا بیٹھا۔ ورنہ اس کا کوئی استحقاق نہیں۔ کہ وہ کسی روح یا ذرہ کا رب کہلائے۔ قبضہ اور مالکیت جتائے۔ افسوس صد افسوس وہ خدا جو تمام فیوضات کا منبع اور جمیع برکات کا سرچشمہ ہے۔ اس کی نسبت ان انوکھے گیانیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک ذرہ یا ایک روح کے پیدا کرنے پر بھی اس کو قدرت حاصل نہیں۔ مادہ کے ذرات اور ارواح غیر مخلوقہ جو اتفاق سے مل گئیں کمہار کی طرح اس کے جوڑنے جاڑنے سے اس کی خدائی کا سارا سلسلہ چل رہا ہے۔ کوئی ان فلاسفروں سے پوچھے کہ مادہ بے جان جس کو اپنی ہستی تک کی خبر نہیں اور ارواح موجودہ جن کو اپنی ازلیت اور غیر مخلوقیت کا علم تک نہیں اسے نہ ملتے تو وہ کیا کرتا۔ دنیا کو کس طرح رچتا۔ حیف صد حیف آریوں کے ان گیان و عرفان پر ٭

ذرا مادہ کے عجائبات پر خیال کرو اس میں کیسی کیسی قسم کی عجیب خواص و صفات پائی جاتی ہیں۔ کشش ثقل کشش انفصال کشش کیمیائی کشش اناسیب الشعرا۔ حرکت سو قوت کے ظہورات وغیرہ جن میں غور کرنے سے قدرت خدا یاد آتی ہے۔ اگر یہ سب کے سب آپ سے آپ مان لئے جائیں۔ تو خدا کی قدرت کیا باقی رہ گئی جب سب کچھ اس کے مادے اور اس کی صفات کا خواص ظہور ہے۔ خدا نے کیا کرشمہ دکھایا۔ زیادہ سے زیادہ عام صناعوں کی طرح وہ بھی ایک صناع ٹھہرا۔ آریہ صاف کہتے ہیں۔ کہ سونا چاندی مفردات کو خدا تعالیٰ نے ہرگز نہیں پیدا کیا کیونکہ مفردات اور عناصر کے پیدا کرنے پر وہ قادر ہی نہیں ہے۔ تو اب سونے کی کوئی چیز جو سنار بنائے ہرگز اسے خدا کی مخلوق نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ صرف کسی انسان کی صنعت۔ اگر روح و مادہ کا وہ خالق نہیں۔ تو مادہ موجودہ سے جو چیزیں بنائیں۔ ان کا بھی وہ خالق نہیں اس لئے کہ روح انسانی کے خواص وصفات بھی خانہ زاد اور قدیم ہیں۔ پس انسان اپنی عقل سے جو کچھ بنائیگا وہ انسان کا بنا ہوا کہلائے گا۔ خدا کا ہرگز نہیں خیال کرو کیسا دہریوں کا سا عقیدہ ہے۔ اگر وہ روح و مادہ کا خالق ہو تو ہر چیز کا خواہ بالواسطہ خواہ بلاواسطہ خالق کہلا سکتا۔ لیکن جب کہ وہ روح و مادہ کا خالق ہی نہیں۔ نہ انسانی افعال و اعمال کا۔ تو جو روح غیر مخلوق مادہ کوئی صنعت کی چیز اور حکمت کا کام بنائے گی۔ وہ ایشور کا کیسے کہلا سکتا ہے۔ ریل انسانی عقل سے بنی۔ تار انسانی عقل سے بنی۔ دیگر عجائبات الٰہی ذات انسانی تجربات کا نتیجہ۔ خدا کی خدائی کیا رہ گئی۔

پھر خیال کرو بے جان مادہ میں یہ صفت کہاں سے آ گئی۔ کہ اس سے ہر چیز بن سکے انفصالی قوت اس میں کس نے پیدا کر دی۔ کشش ثقل کا نظارہ اس میں کس نے دکھایا۔ کشش کیمیائی میں ہر ایک عنصر کی ملاوٹ کی مقدار اور وزن خاص کیسے ہو گیا۔ روح میں عقل و شعور حافظہ کام کرنے کی قوت اور عجائبات خواص کس نے ڈالے۔ کیا یہ سب کچھ بغیر کسی خالق کی ذہنی حکمت اور تدبیر کے آپ سے آپ ہو گیا۔ اگر یہ سب کچھ آپ سے آپ ہو گیا ہے تو پھر دنیا میں بھی آپ سے آپ بن گئی۔ ایشور نے کچھ بھی نہ بنایا۔ نہ ایشور کی کوئی ضرورت ہے۔ دنیا کی ہر ایک چیز اور ہر ایک کام اپنی اپنی فطرت اور عادت کے موافق ہو رہا ہے۔ جو عقل اور مادہ و ارواح کی وجود کو ان کی خواص و صفات کو بغیر ایجاد کسی وجود کے خود بخود مان سکتی ہے وہ اس بات کے ماننے کے لئے بدرجہ اولیٰ تیار ہے۔ کہ دنیا کا کام سلسلہ ہی خود بخود عادت بہاؤ اور نیچر سے ہے۔ دنیا کی ایک چیز کو بھی خود بخود مان کر پھر اس کے لئے کوئی دلیل نہیں رہتی کہ باقی چیزیں باقی سلسلہ خود بخود کیوں نہیں بنے تو اس بات کے ماننے کے لئے کوئی روک نہیں۔ کہ دنیا کا کام اور نظام اور اس کا عجیب سلسلہ بھی آپ سے آپ ہی ہے۔ آہ آریہ دھرمیو! تمہاری عقل کو کیا ہو گیا کہ خدا کو خالقیت سے جواب دے رہے ہو۔ مادہ و ارواح کو اس کی احاطہ خالقیت سے خارج کر رہے ہو۔ کیا تمہاری عقل اس بات کو روا رکھ سکتی ہے۔ تمہارا کانشنس اس بات پر گواہی دے سکتا ہے۔ کہ وہ رب العالمین علت العلل مبدء کل و محیط کل ایسا ہی ناکارہ ہو۔ جو مادی دنیا کے ایک ذرے یا ایک روح کے پیدا کرنے سے بھی عاجز ہو۔ اور کیا وہ اگر واقعی ایسا ہی عاجز ہے۔ تو اس سے اور کیا امید ہو سکتی ہے اور کیا وہ اگر ارواح کا خالق نہیں۔ تو تمام ارواح نیشنل کانگرس کر کے اگر اسے خدائی سے معطل کرنا چاہیں۔ تو معطل نہیں کر سکتیں اس کے لئے ان پر حکومت کرنے کی کیا دلیل کیا دعویٰ ہے کسی روح کو بنایا اس نے نہیں۔ ہمیشہ کے لئے سکھ پہنچایا اس نے نہیں۔ خواہ مخواہ ان سے عبادت و اطاعت لیتا ہے کیوں نہیں ان کو اپنی آزاد حالت میں پڑا رہنے دیتا تاکہ وہ اپنے خیال میں مست رہیں۔ اس کا کیا استحقاق کیا دعویٰ ہے۔ کہ ان سے خدمت و اطاعت لے رہا ہے۔ آج تک جتنی حکومت اس نے کر لی ہے۔ وہ بھی مفت ہی تھی۔ اب لوگ اپنے حقوق سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ نیشنل کانگرس کے فوائد سے مطلع ہو گئے ہیں۔ ضرور کانگرس کر کے اسے جبری حکومت اٹھانے کی درخواست دیں گے۔ جس کے جواب میں بجز تسلیم اسے چارہ نہ ہو گا۔

٭ ہر ایک روح اس کے خواص و صفات مادہ اور اس کے بیمار ذرات مادہ کے تمام خواص و عجائبات جب خود بخود مان لئے گئے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظ صحت

اچھی صحت اور لمبی عمر حاصل کرنے کے لئے سات ضروری باتیں

لنڈن کی ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے اچھی صحت اور لمبی عمر حاصل کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ میں جن سات سات باتوں پر عمل کرنا بہت ضروری بتایا گیا ہے۔ اور جن پر عمل کرنا بہت مشکل نہیں ہے۔ وہ یہ ہیں۔

(۱)

کافی سورج کی روشنی اور دن و رات کو جس قدر تازہ ہوا حاصل کر سکتے ہو۔ حاصل کرو۔ ایسی بند جگہوں میں جہاں بہت سے لوگ جمع ہوں۔ اور جہاں ہوا کی آمد و رفت کا انتظام نہ ہو۔ جانے سے پرہیز کرو۔ منہ کو بند رکھو۔ اور ناک کے ذریعہ سانس لو۔ اور رات کو کمرے کی کھڑکیاں کھلی رکھکر سوؤ۔

(۲)

باقاعدہ نہا کر اور خشک اور گیلے کپڑے سے جسم کو رگڑ رگڑ کر جسم کو صاف اور صحت کی حالت میں رکھو۔ دانتوں اور مسوڑوں کو ہر روز دو بار اچھی طرح صاف کرو۔ ایک صبح کا کھانا کھانے کے بعد اور دوسرے سونے سے پہلے خصوصاً سونے سے پہلے انہیں ضرور صاف رکھو۔

(۳)

اپنے تئیں جسمانی اور دماغی کام میں مصروف رکھو۔ اپنی زندگی سے کوئی اچھا کام نکالتے رہو۔ کہ جو کرنے کے لائق ہو۔ مفید ہو۔ سیوا کاری بنو۔ اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ جس سے دوسرے تمہاری ضرورت محسوس کریں۔ اپنے تئیں دوسروں کی خدمت میں لگاؤ۔

(۴)

کافی آرام اور نیند اور صحت بخش تفریح کرو۔ چڑچڑ مت کرو۔ فضول شکوہ و شکایت اور بڑبڑ مت کرو۔ ترش مزاج مت بنو۔ ہنسو اور دوسروں کو ہنساؤ۔ صرف انسان ہی ہنستے ہیں۔ لہذا خوب دل کھول کر ہنسو۔

(۵)

شراب نوشی اور تمباکو نوشی سے پرہیز کرو۔ اپنے جسم میں زہریلی چیزوں کو مت داخل ہونے دو۔ اپنے جسم یا اس کے کسی عضو کا ناواجب استعمال نہ کرو۔ وہ اچھا کام کرنے کے لئے ہیں۔ برے استعمال کے لئے نہیں ہیں۔

(۶)

کھانا آہستہ آہستہ خوب چبا کر کھاؤ۔ اور وقت مقررہ پر باقاعدہ کھانا کھاؤ۔ خوراک کے کھانے وقت اعتدال کا خیال رکھو۔ خصوصاً طاقتور اور لذیذ چیزوں کے کھانے میں زیادتی نہ کرو۔ ضرورت سے زیادہ کھا جانے اور جسم کے معمول سے زیادہ موٹا ہو جانے سے خبردار رہو۔ تمام باسی کھانوں اور مربوں اور دودھ وغیرہ کے ولایتی ڈبوں وغیرہ سے اور ایسی چیزوں سے جو تمہیں موافق نہ بیٹھتی ہوں۔ پرہیز رکھو۔

(۷)

قبض سے بچنے کے لئے اور دیگر وجوہات سے کھانے کے ساتھ کچی یا آگ پر پکائی ہوئی سبزیاں اور سلاد اور پھل کافی مقدار میں استعمال کرو۔ پھلوں اور سبزیوں کو آگ پر پکا کر کھانے کی بجائے انہیں کچا کھانے کو ترجیح دو۔ ہر روز صبح اور سونے سے پہلے دو بار پاخانے کی عادت اچھی طرح ڈالو۔ (از جیون تت)

حضور لاٹ صاحب کی آمد بٹالہ

۵ ادسمبر ۱۹۲۵ء کو حضور لاٹ صاحب بہادر کو ایک پارٹی بٹالہ ڈپلیٹ پارک میں پبلک کی طرف سے متفقہ طور پر دی گئی۔ جس کی کامیابی پر میں میونسپل کمیٹی کو عموماً اور سید میاں نظر محی الدین صاحب و میاں علی احمد صاحب و سید ناہد حسین صاحب و منشی حسین بخش صاحب و مہر عبدالرحیم صاحب و مسٹر بھوانی سنگھ و لالہ شام لعل صاحب کو خصوصاً مبارکباد دیتا ہوں جن کے حسن انتظام سے لاٹ صاحب کی آمد بٹالہ میں بہت کامیابی ہوئی۔ پولیس کا انتظام نہایت ہی عمدہ تھا ہمارے نئے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر مسٹر اے۔ اے لیین را بٹسن بھی تشریف لائے۔ اس پارٹی نے حاضرین کو ان کی ملاقات کا بھی موقع دیا۔ اور ان کے اعلیٰ اخلاق نے لوگوں کے دلوں پر بہت گہرا اثر کیا۔

بشیر احمد خان میونسپل کمشنر و پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ گورداسپور

آل انڈیا کانگرس غور کرے

امسال آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اپنے سالانہ اجلاس کانپور میں جو سول نافرمانی کی دھمکی گورنمنٹ کو دی ہے نہ صرف اپنے آپ پر ہنسی اڑائی ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اور اہل ہند پر اس کا بہت برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور ممکن ہے گورنمنٹ جو اس وقت دینا چاہتی ہے۔ وہ نہ دے۔

کانگرس کے دل میں ایک غلط خیال بیٹھ گیا ہے کہ وہ عنقریب سوراج ایسی دھمکیوں سے لے سکتی ہے جس حالت میں ہندو ہندوؤں کے خلاف۔ مسلمان مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ سوراجیوں میں بیشمار پارٹیاں ہیں۔ سوراج کی خواب دیکھنا زیبا نہیں۔

ہندوستان کی بہتری کے لئے مناسب یہی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ریزولیوشن کی تائید کر کے ایک رائل کمیشن مقرر کرا کر ۱۹۱۹ء کی ریفارم مذکور ترمیم کروا کر گورنمنٹ کے ذریعہ سے اپنے آپ کو سلف گورنمنٹ کے قابل بنایا جاوے۔ سول نافرمانی سوائے اس کے کہ ملک میں تباہی پھیلاوے۔ اور کچھ نہیں کر سکتی۔

بشیر احمد خان میونسپل کمشنر و پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ گورداسپور

شیخ محمود احمد صاحب کی آمد

یہ خبر کمال طمانیت و انبساط اہلیہ سے سنی جائیگی کہ شیخ محمود احمد ابن شیخ یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم بخیریت تمام ۵ جنوری کو ۳ سال کے بعد وارد قادیان ہوئے۔ شیخ صاحب موصوف تین سال تک جس تندہی اور جانفشانی سے حصول علم کے علاوہ تبلیغ احمدیت کو بجالاتے رہے ہیں۔ وہ طالب علموں کے لئے ایک

وصیت نمبر ۲۱۹۵

میں عبد الکریم ولد منشی سعید علی مرحوم قوم منہاس ساکن راتی تملا تحصیل لوگرا ضلع ہزارہ کا ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد منقولہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد کی تفصیل فی الحال ممکن نہیں ہے۔ تخمیناً قیمتی مبلغ دس ہزار روپیہ کی زمین زراعت ہے۔ واضح رہے کہ مبلغ چھ سو روپیہ نقد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر چکا ہوں۔ یہ رقم دسویں حصہ سے منہا ہوگی۔ ۱۵ ۹/۲۴

گواہ شد۔ سید محمد عبد الواحد۔ العبد۔ عبد الکریم موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ روحانی علی چودھری

وصیت نمبر ۲۲۸۹

میں امیر الدین ولد مرزا امام الدین قوم مغل ساکن گجرات کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان سکنی جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ جانب شمال مکان میرزا احمد الدین۔ جانب جنوب مکان میراں بخش رنگریز جانب شرق وزیر بیگ جانب غرب مکان محکم الدین۔ مکان مذکورہ متصل بازار میں واقعہ ہے۔ مکان نمبر ۲ واقع محلہ فتو پورہ میں واقعہ ہے۔ زمین مزارعہ ۵ کنال ۱۹ مرلہ نمبری ۶۰ من ۶۰ من۔ ۶۷ من مطابق ۱۸۹۶ء کا نصف ہے یہ زمین موضع جیلانی تحصیل و ضلع گجرات میں ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ جائداد مذکورہ کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ہوگی جس کا عمل درآمد میری وفات کے بعد ہوگا۔ اگر اس اثناء میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو میری وفات کے بعد صدر انجمن مذکور اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک ہوگی میری نعش کو میری وفات کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ ۱۳ ۲/۲۵۔ دستخط موصی امیر الدین بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبد العزیز ووکا ندار گجرات بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبد الغفور تاجر کتب گجرات گواہ شد۔ محمد رمضان پوسٹمین گجرات بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۲۲۹۰

میں عبد الغنی ولد وزیر الدین قوم شیخ ساکن شروعہ حال انبالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی زندگی میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار داخل خزانہ مجلس معتمدین قادیان کرتا رہوں گا میں اپنی ایسی جائداد کی نسبت بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق مجلس معتمدین قادیان کرتا ہوں جو میری اس آمدنی سے جس کا حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہوں گا۔ نہ بنی ہو میری موجودہ جائداد ایک آئل انجن معہ مشین ہے جس کی لاگت ۹۲۶۳ روپیہ ہے۔ اس پر کچھ قرض ہے۔ جس کی تفصیل علیحدہ کاغذ پر درج ہے۔ اور مبلغ یک صد روپیہ بنک ڈپو میں ہے۔ جو رقومات میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کے حساب میں داخل خزانہ کر جاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے مجرا کی جاویں گی ۱۳ ۲/۲۵ بمقام قادیان لکھی گئی۔ العبد عبد الغنی احمدی بقلم خود۔ گواہ شد۔ اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل گواہ شد۔ برکت علی خان ہیڈ کلرک بیت المال۔

وصیت نمبر ۲۲۳۲

میں عزیز فاطمہ زوجہ فضل محمد خان صاحب قوم افغان ساکن جالندھر شہر کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد منقولہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی و نقرئی چھ صد روپیہ حق مہر تین ہزار روپیہ میرے مرنے کے وقت یا اس جائداد کے سوا کوئی اور جائداد حاصل کر سکوں یا ثابت ہو جائے تو اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک مجلس معتمدین قادیان ہوگی۔ اور جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کر جاؤں وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔ فقط ۳ ۸/۲۵۔ گواہ شد۔ فضل محمد خان خاوند موصیہ العبد۔ عزیز فاطمہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد حسن احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شملہ۔

وصیت نمبر ۲۲۳۴

میں جمال الدین ولد فضل الدین لوہار ساکن ترگڑی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد خانگی و مکان وغیرہ قیمتی ۵۰۰ روپیہ کی ہے۔ میری وفات کے وقت کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ یا قیمت بڑھ جاوے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۵ء

گواہ شد۔ مستری محمد حسن احمدی سکنہ ترگڑی۔ العبد نشان انگوٹھا جمال الدین ولد فضل الدین۔ گواہ شد مرزا محمد حسین احمدی سکرٹری جماعت احمدیہ۔

وصیت نمبر ۲۲۴۱

میں رابعہ بی بی بنت خدا بخش قوم زمیندار میار ساکن کھانا نوالی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں یعنی اپنی جائداد زیور قیمتی مبلغ للعہ روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ یعنی مبلغ للعہ روپیہ نقد ادا کر لی ہوں۔ اور آئندہ اگر میری کوئی جائداد

بڑھی۔ تو انشاء اللہ میں اس کا بھی دسواں حصہ وصیت میں ادا کروں گی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کی پابند رہونگی اور آیندہ اگر کوئی نیا قواعد نکلے تو اس کی بھی پابندی کرونگی ۲۵/۱۶ کاتب الحروف رحمت خان سکرٹری گواہ شد۔ بقلم خود عبداللہ نجار۔ العبد۔ نشان انگوٹھا رابعہ بی بی۔ گواہ شد۔ ۱۰/۱ خدا بخش بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۱۹۷۱

میں حافظ ملک محمد ولد رحیم بخش قوم افغان ساکن پٹیالہ سٹیٹ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمدنی اس وقت قریباً للعہ روپیہ ماہوار کی ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار داخل خزانہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان میں کرتا رہونگا۔ اگر آمدنی میں زیادتی ہوئی تو زیادہ دونگا۔ اور اگر کمی ہوئی تو کم دونگا۔ حصہ موعودہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو۔ جو میری آمدنی سے جس کا حصہ وصیت ادا کرتا رہا ہوں نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے مثلاً ورثہ وغیرہ سے پیدا ہوئی ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۵ جولائی ۱۹۲۱ء خاکسار حافظ ملک محمد احمدی بقلم خود بمقام قادیان لکھی گئی گواہ شد۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان۔ گواہ شد خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہاسپٹل قادیان۔

وصیت نمبر ۲۳۲۹

میں رحمت اللہ ولد شیخ دیوان احمد ساکن موگا ضلع فیروزپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد و مال فرد ختنی داگراہی کا میزان قرضہ سے پانچ سو روپیہ زیادہ ہے۔ پس میں اپنی وصیت کے متعلق اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس پانچ سو روپیہ کے دسویں حصہ یعنی ۵۰ روپیہ کو باقساط ۱۰ سالانہ کے حساب سے ادا کرتا رہونگا۔ نیز روزانہ آمد کا دسواں حصہ بھی سوائے اس کے ادا کرتا رہوں گا۔ چونکہ گراہی کا کوئی پورا اعتبار نہیں ہوتا۔ بلکہ اگراہی کا زیادہ ہو جانا بھی ممکن ہے پس میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اس کے حاصل کرنے کے واسطے تکلیف اٹھانا اور میرے ورثہ و دیگر اگراہی میں چھانٹ کرنا اور تصدیعہ اٹھانا مجھے پسند نہیں۔ میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں پورے حساب سے روزانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ اور ۱۰ سالانہ اگراہی کی رقم کی بابت ادا کرتا رہونگا۔ میری اسی طریق کی وصیت پر عمل درآمد کیا جاوے۔ اور ماہ مارچ ۲۵ء سے اس پر عمل درآمد ہو۔ ۱۴۔ اگست ۱۹۲۵ء العبد۔ رحمت اللہ موگا۔ گواہ شد عبداللہ برادر حقیقی موصی موگا۔ گواہ شد۔ محمد علی احمدی قادیانی انسپکٹر انجمن ہائے احمدیہ

وصیت نمبر ۲۳۲۶

میں محمد عبدالصمد ولد جان شیخ قوم بھٹی ساکن سیالکوٹ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے اپنی جائداد متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

الف۔ میری اس وقت جائداد منقولہ اثاث البیت مالیتی تخمیناً ایک صد روپیہ و ایک مکان سہ منزلہ مالیتی (غیر منقولہ) تخمیناً ۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے اسی قدر یعنی دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۲۵/۳/۲۴ العبد۔ محمد عبدالصمد ریڈر سشن کورٹ گواہ شد۔ عبدالرحمن ولد موصی بقلم خود ۲۵/۹/۳ گواہ شد۔ نظام الدین احمدی کلرک لاہور جنرل سٹور

وصیت نمبر ۲۳۱۶

میں حاجی احمد الدین ولد ہوت قوم کھرل ساکن چک نمبر ۳۰۱ ڈاک خانہ چک ر ب ۳۰۱ تحصیل و ضلع لائلپوری کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد صرف مبلغ للعہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میں محنت مزدوری کرنے والا شخص ہوں اوسط آمدنی ماہوار چھ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہواری آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۵/۲/۲۱ العبد۔ حاجی احمد الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد باغ دین جٹ باجوہ چک ر ب ۳۰۱ بقلم خود گواہ شد محمد عبداللہ جٹ باجوہ چک احمد یانوالہ بقلم خود

وصیت نمبر ۲۳۱۴

میں محمد الدین ولد سلطان احمد ساکن ملونڈی کھجور والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد و متروک کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میں تجارت کا کام کرتا ہوں۔ قریباً ۳۰ روپیہ ماہوار کی میری آمدنی ہے۔ بعد ازیں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں بد وصیت داخل کرتا رہوں گا۔ نیز بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت پر اپنی جائداد جو میری آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے مثلاً ورثہ وغیرہ سے بنے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقومات میں بد وصیت حصہ جائداد میں داخل کروں وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویں گی۔ ۲۵/۱/۱۰ العبد۔ خاکسار محمد الدین بقلم خود بمقام قادیان۔ گواہ شد۔ خاکسار عبدالحق مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ خاکسار یوسف علی احمدی۔